ربا

سود(ربا) کیا ہے ؟

✤ قرض کی اصل رقم پر جو زائد رقم بطور شرط و معاہدہ لی جائے وہ ربا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے :کہ ہر وہ قرض جو نفع کھینچے وہ ربا ہے۔

سود کے بارے میں قرآنی آیات:

١) ترجمہ: جو لوگ سود کھاتے ہیں وہ تو کھڑے ہیں جیسے وہ شخص کھڑا ہے جسے شیطان نے چھو
کہ وہ کہتے ہیں کہ تجارت سود کی طرح ہی ہے حالانکہ اللہ نے تجارت کو حلال کیا ہے اور سود کو حرا
نصیحت پہنچ گئی پھر وہ باز آگیاتو جو گزر چکا وہ اسکا ہے اور اسکا معاملہ اللہ کے سپرد ہے مگر جس
وہ وہاں ہمیشہ رہیں گے۔(البقرة: ٢٧٥)

٢) اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سود میں سے جو باقی رہ گیا ہے اسے چھوڑ دو،اگر تم مومن ہو(البقر

٣) اگر تم نے ایسا نہ کیا تو اللہ اور اسکے رسول کے ساتھ جنگ کا اعلان سن لو۔لیکن اگر تم نے توبہ
ہے،نہ تم زیادتی کرو نہ تم پر زیادتی کی جائے (البقرہ:٢٧٩)

سود کے بارے میں احادیث مبارکہ:

١) حضرت جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے چار قسم کے لوگوں پر لعنت فرمائی ہے۔س
کھلانے والے پر،سود کی دستاویز لکھنے والے پر،سود کے بارے میں گواہ بننے والے پر اور فرمایا کہ یہ سب
ہیں۔(مسلم)

٢) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے فرمایا :سات ٧ ہلاک کرنے والے کا
کرام نے عرض کیا:اللہ کے رسول ﷺ وہ ہلاک کرنے والے امور کون سے ہیں؟ آپ ﷺنے فرمایا اللہ تعالی ک
شریک ٹھہرانا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔اور سود کھانا۔۔۔۔۔۔(بخاری،مسلم،ابو داود)

٣) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺنے ارشاد فرمایا کہ:گناہ کے
ہیں ان میں سب سے کم درجہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی اپنی ماں کے ساتھ بدکاری کا ارتکاب کرے۔(ح

٤) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺنے ارشاد فرمایا:جس شخ
کیا،اسکا انجام ہمیشہ مال کی کمی اور نقصان پر ہوا۔(حاکم ،ابن ماجہ)

٥) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ سود س

میں سے ادنیٰ گناہ ایسا ہے جیسے کوئی اپنی ماں سے نکاح کرے۔

۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اکرمﷺ کا ارشاد ہے کہ معراج کی رات کو کچھ لوگوں پر میرا گزر ہوا جن کے پیٹ مکانوں کی مانند تھے ،ان میں سانپ باہر سے نظر آتے تھے میں نے پوچھا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟انہوں نے کہا کہ یہ سود کھانے والے ہیں۔

ربا کی حرمت:

- سود نہ صرف اسلام بلکہ اسلام سے قبل دوسرے مذاہب میں بھی ۔حرام رہا جیسا کہ تورات اور انجیل میں اسکا حوالہ ملتا ہے۔

سود کی تمام اقسام کے حرام ہونے کے بارے میں سپریم کورٹ کا فیصلہ:

- ۱۴ رمضان ۱۴۲۰ بمطابق ۲۴ دسمبر ۱۹۹۹ کو سپریم کورٹ نے یہ تاریخی فیصلہ دیا کہ سود چاہے کسی بھی شکل میں ہو اور چاہے اسکو کسی بھی نام سے پکارا جائے وہ حرام ہے ،اس فیصلے میں مندرجہ ذیل قسم کے سود پر تفصیل سے فیصلہ دیا گیا ہے:

۱)تجارتی سود ۲) صرفی سود ۳)مہاجنی سود،جس میں شرح سود بہت زیادہ ہو ۴)غیر ملکی سود ۵)بینکوں کا سود ۶)ربا القرآن ۷)ربا الحدیث ۸)سود مفرد ۹)سود مرکب

فیصلے میں ہر قسم کے سود کے بارے میں احادیث اور قرآنی آیات بھی تفصیل سے دی گئی ہیں۔

اسلامی بینکاری کیا ہے؟

اسلامی بینکاری درحقیقت ایسی بینکاری کا نام ہے کہ جس میں لوگوں سے ڈپازٹ نفع و نقصان میں شرکت کے اصول پر جمع کئے جائیں اور پھر اس جمع شدہ رقم کو شریعت کے اصولوں کے مطابق تجارت میں لگاکر حاصل شدہ منافع میں ان کو شریک کیا جائے۔

اگر منافع کم ہو گا تو کم حصہ ملے گا اور نفع زیادہ ہو گا تو زیادہ حصہ ملے گا،نقصان ہوا تو نقصان برداشت کرنا ہو گا۔

اسلامک بینکنگ اور کنونشنل بینکنگ کے فرق کو کیسے واضح کریں گے؟

بنیادی طور پر یہ اصولی بات سمجھنی چاہئے کہ جیسے دو گاڑیاں ہوں ان کا ماڈل ،کلر،سیٹیں،چلانے کا انداز،ڈیکوریشن ،کلچ ،گئیر،بریک سب کچھ بظاہر ایک جیسے ہی نظر آتے ہوں لیکن ماہرین ان میں سے ایک کوماحول کے لئے مضر اور دوسرے کو ماحول دوست قرار دیتے ہیں-فرق کی وجہ اس کا انجن ہوتا ہے جو بظاہر نظر نہیں آتا-جیسے ایک انجن CNG سے چلتا ہے دوسرا پٹرول یا ڈیزل سے چلتا ہے لیکن دیکھنے میں اور چلنے میں عام آدمی فرق محسوس نہیں کرسکتا اس لئے اس غلط فہمی میں مبتلا نہ ہونا چاہئے کہ دو ایک جیسی نظر آنی والی چیزوں کے اثرات بھی درحقیقت ایک ہی جیسے ہیں ان کے اثرات بالکل متضاد بھی ہوسکتے ہیں-

بالکل یہی مثال اسلامک اور کنونشنل بینکنگ کی ہے کہ اسلامک بینکنگ کے معاشرے پر پڑنے والے اثرات بظاہر نظر نہیں آتے لیکن اس کے اثرات آہستہ آہستہ پورے معاشی نظام کو بہتری کی جانب لے جاتے ہیں -

اب یہ سوال اٹھتا ہے کہ اسلامی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتا ہے اور سودی بینکاری کا انجن کیسے کام کرتاہے -اس کو صحیح طور پر سمجھنے کے لئے تو شاید اسی قسم کے ماہرین کی ضرورت ہے جیسا کہ گاڑی کے انجن کو سمجھنے والے ماہر ہوتے ہیں-

اسلامی بینکاری کا انجن یا نظام اچھے معاشی حالات میں نہ صرف لوگوں کو معاشی ترقی میں حصہ دار بناتا ہے بلکہ مشکل حالات میں کاروباری طبقے کو سہارا دیتا ہے اس طرح ایسے اثرات پیدا ہوتے ہیں کہ جس سے معاشرہ ایک دوسرے کی مدد کرتا ہوا نظر آتا ہے -اچھے حالات میں کاروباری طبقہ اپنے منافع میں سے کچھ حصہ ڈپازٹر کو منتقل کرتا ہے جبکہ برے حالات میں یہی ڈپازٹر اس کے نقصان میں حصہ داری کرتے ہیں-

اس لحاظ سے اسلامی بینکاری کے نظام میں تمام مسلمان کمیونٹی ایک دیوار کی طرح بن جاتی ہے جس میں ہر اینٹ دوسری اینٹ کو سہارا دیتی ہے-کبھی کاروباری حضرات اپنے منافع میں دوسروں کو شریک کرتے ہیں اور کبھی کمیونٹی ان کاروباری حضرات کو مشکل حالات میں سہارا دیتی ہے اگر آپ غور کریں گے تو یہ عمل آپ کو مرابحہ ،اجارہ، مشارکہ متناقصہ میں صاف طور پر نظر آئے گا-

اس کے برعکس سود معاشرے کو تباہی کی سمت لے جاتا ہے-یہ کاروباری طبقے سے فکس سود لیتا ہے لیکن جب کسی کاروبار کے حالات خراب ہوتے ہیں تو یہ سود بند نہیں ہوتا

بلکہ بڑھتا جاتا ہے جو کہ بالآخر اس کے کاروبار کی مکمل تباہی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلامی بینکاری کے نظام میں نہ صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر انسان دینی و اخروی لحاظ سے سر خرو ہوجاتا ہے بلکہ دنیاوی لحاظ سے بھی اس کو بہت سے منافع ملتے ہیں۔

نمونہ کے طور پر ذیل میں کچھ اثرات ذکر کئے جاتے ہیں جن سے بھی یہ واضح ہوتا ہے کہ اسلامی اور کنونشنل بینکنگ کے اثرات میں کتنا فرق ہے۔

۱) سود کی وجہ سے ایک کارخانہ دار کی اشیاء اگر فروخت نہ ہوں تو بلا وجہ مہنگی ہوتی جاتی ہیں جبکہ اسلامی بینکاری میں ایسا نہیں ہوتا۔

۲) اگر کسی وجہ سے کارخانہ کے کام شروع کرنے میں تاخیر ہوجائے تو سود کی وجہ سے وہ بند بھی ہوسکتا ہے جبکہ اسلامی بینکاری میں ایسا نہیں ہوسکتا۔

۳) سود اشیاء کی قیمتیں بڑھا تا ہے جبکہ اسلامی بینکاری ان کو مستحکم رکھتی ہے۔

۴) اسلامی بینکاری سے معاشی وسائل کا رخ ان شعبوں کی جانب ہوجاتا ہے جہاں سب سے زیادہ فوائد ہوں۔

۵) اسلامی بینکاری اچھے حالات میں ایک بزنس مین کے منافع میں حصہ دار بنتی ہے جبکہ مشکل حالات میں اس کو سہارا دیتی ہے۔

اسلامی بینکاری کے نفع کے ذرائع کیا ہیں؟

اسلامی بینک درج ذیل حلال طریقوں سے فاینانسنگ کرکے اپنے ڈیپازیٹر کو منافع دیتی ہے۔

۱)اجارہ: گاڑی یا مشینری کرایہ پردے کر نفع حاصل کرنا۔

۲)مرابحہ: کسی چیز کو نفع کے ساتھ بیچ کر قسطوں میں وصولی کرنا۔

۳)مشارکہ: نفع و نقصان کی بنیاد پر کاروبار میں شرکت کرنا۔

۴)مشارکہ متناقصہ:مکان کرایہ پر دینا۔

۵)شریعہ بورڈ سے منظور شدہ اسٹاک ایکسچینج کے منتخب اداروں کے شیئرز کی خرید وفروخت سے بھی بینک نفع حاصل کرتا ہے۔

۶)زائد رقم کو دوسرے اسلامی بینکوں میں مختصر میعاد کے لئے مضاربہ پر رکھ کر منافع

حاصل کرنا۔

بینک کے معاملات کو شریعت کے مطابق کیسے بنایا جاتا ہے؟

بینک کے معاملات کو مکمل طور پر شریعت کے اصولوں کے مطابق رکھنے اور شریعت کے مطابق چلانے کے لئے بینک کی شریعہ سپروائزری کمیٹی ہے جو درجہ ذیل ارکان پر مشتمل ہے۔

۱)پروفیسر خورشید احمد چیئرمین آئی۔پی۔ایس اسلام آباد، چیئرمین اسلامک فاونڈیشن (یو۔کے)

۲)جسٹس (ر)مفتی محمد تقی عثمانی نائب صدر دارالعلوم کراچی،نائب صدر اسلامی فقہ اکیڈمی جدہ

۳)جسٹس(ر) ڈاکٹر محمود احمد غازی پروفیسر بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

۴)مفتی غلام الرحمٰن مہتمم جامعہ عثمانیہ نوتھیہ پشاور

۵)ڈاکٹر شاہد حسن صدیقی چیئرمین ریسرچ انسٹی ٹیوٹ آف اسلامک بینکنگ کراچی

۶)سید محمد عباس اسسٹنٹ پروفیسر قائد اعظم کامرس کالج پشاور

مفتی ذاکر حسن نعمانی، شریعہ ایڈوائزر (روزمرہ معاملات کی دیکھ بھال اور شرعی امور کی نگرانی کے لئے)

(الف)تمام معاہدے اور اصول شریعہ سپروائزری کمیٹی سے منظوری کے بعد ہی قابل عمل ہو سکتے ہیں۔

(ب)ہر کام کی نگرانی شریعہ ایڈوائزر کرتا ہے۔

(ج)سہ ماہی شریعہ ریویو ہوتا ہے۔

(د)SBP شریعہ آڈٹ بھی ہوتا ہے۔

اسلامی بینکاری کے بارے میں چند وضاحتیں۔

۱) مرابحہ میں بھی تو منافع کی شرح سود کے برابر ہوتی ہے تو اس میں اور سود میں کیا فرق ہوا؟

➢ اگر پورا معاملہ شریعت کے مطابق ہو تو صرف شرح منافع کا تعین کسی چیز کے حرام اور حلال ہونے پر اثر انداز نہیں ہوتا جبکہ وہ
شرح ظلم و زیادتی پر مبنی نہ ہو،مرابحہ میں خرید و فروخت کا معاملہ ہوتا ہے اس میں قیمت ایک دفعہ طے ہونے کے بعد نہ تو بڑھ سکتی ہے اور نہ ہی کم ہوسکتی ہے، جیسا کہ ایک عام تجارتی سودے میں ہوتا ہے،اگر کسٹمر وقت سے پہلے رقم ادا کر دے تو اسکو کوئی ڈسکاؤنٹ نہیں ملے گا اور اگر وہ ادائیگی میں تاخیر کرتا ہے تو بینک اپنا منافع نہیں بڑھا سکتا۔

۲) اسلامی بینکوں اور کنونشنل بینکوں کا اجارہ اور لیز ایک جیسا ہی لگتا ہے؟

➢ اگرچہ نتیجہ کے اعتبار سے دونوں ایک جیسے ہی ہیں لیکن دونوں کے طریقہ کار میں کافی فرق ہے مثلاً:

الف) کنونشنل لیز میں قسطیں فوراً شروع ہو جاتی ہیں جبکہ اجارہ چونکہ اسلامی اصطلاح ہے اس میں جب تک مستاجرLessee کو گاڑی مہیا نہ کی جائے اس وقت تک اس سے Rental وصول نہیں کئے جا سکتے اس لئے اجارہ میں کرایہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب مستاجر گاڑی حاصل کرلیتا ہے۔

ب) اجارہ کی مدت کے دوران گاڑی بینک کی ملکیت میں رہتی ہے اور اسکا تمام رسک بھی بینک کے اوپر ہوتا ہے اس لئے اگر گاڑی کو غیر معمولی نقصان پہنچے تو گاہک کی بجائے بینک اسکو ٹھیک کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے،جبکہ کنونشنل میں ایسا نہیں ہوتا۔

ج) گاڑی کو نقصان پہنچنے کی صورت میں جتنے دن گاڑی ایسی حالت میں رہے کہ اس سے استفادہ کرنا ممکن نہ ہو اتنے دن کا کرایہ بینک نہیں لے سکتا،جبکہ کنونشنل میں ایسا نہیں ہوتا۔

د) اجارہ اور کرایہ داری شریعت میں بذات خود کوئی ایسا معاہدہ نہیں جس کے ذریعہ ملکیتی حقوق ایک شخص سے دوسرے کی طرف منتقل ہو جائیں،ملکیتی حقوق کے انتقال

کے لئے شریعت کے اپنے معاہدے ہیں-اس کے لئے بیع کا معاہدہ کیا جاتا ہے تاکہ گاڑی کی ملکیت منتقل ہو جائے-

۳) اسلامی بینک بھی تو انشورنس کرواتے ہیں حالانکہ تمام علمائے کرام انشورنس کے حرام ہونے پر متفق ہیں؟

الحمد لله اب تکافل (اسلامک انشورنس) کے آنے سے تمام اسلامی بینک اپنا کاروبار تکافل کو منتقل کررہے ہیں،بینک آف خیبر (اسلامک بینکنگ) بھی شریعہ سپروائزری کمیٹی کی ہدایت کی روشنی میں اپنا کاروبار تکافل کو منتقل کررہا ہے اور جہاں تکافل کمپنی انشورنس مہیا نہیں کرتی وہاں ضرورت کی بنا پر کنونشنل انشورنس کروائی جاتی ہے-

۴) کنونشنل بینک بھی انشورنس کرواتا ہے اور اسلامی بینک بھی تکافل کرواتا ہے اسلئے نقصان تو کسی کو بھی نہیں ہوتا؟

بات انشورنس یا تکافل کروانے کی نہیں ہے بلکہ ذمہ داری کی ہے-لیز میں یہ ذمہ داری بینک کی نہیں بلکہ کسٹمر کی ہے کہ وہ نقصان کو پورا کرے اور اس کے لئے انشورنس کروائی جاتی ہے-اگر کسی وجہ سے انشورنس کمپنی ادائیگی نہ کرے تو پھر ذمہ داری کسٹمر کی ہوتی ہے-جبکہ اسلامی بینکاری میں اصل ذمہ داری بینک کی ہے اور بینک اپنی ذمہ داری نبھانے کے لئے تکافل کرواتا ہے-اگر کسی وجہ سے تکافل کمپنی نقصان پورا نہ کرے تو یہ ذمہ داری بینک کی ہے کہ نقصان کی تلافی کرے-

۵) اسلامی بینکوں میں Spread اور Cost of Fund کتنا ہوتا ہے اور اسکا میکنزم کیا ہے ؟

چونکہ اسلامی بینک ڈپازٹر سے نفع و نقصان میں شرکت کی بنیاد پر رقم لیتے ہیں اس لئے اس میں پہلے سے ڈپازٹر کو کوئی متعین Profit Rate نہیں دیا جاتابلکہ کاروبار میں جتنا منافع ہو اس میں دیئے گئے تناسب کے لحاظ سے وہ شریک ہوتا ہے اس لئے Spread اور

Cost of Fund دونوں کا اسلامی بینکاری کے نظام میں کوئی تصور نہیں، اگر بینک زیادہ منافع کماتا ہے تو ڈپازٹر کو زیادہ منافع ملے گااور Cost of Fund بڑھ جائے گی،اسکے برعکس اگر کم منافع ہوتا ہے تو ڈپازٹر کو کم منافع تقسیم ہوگا تو Cost of Fund خود ہی کم ہوجائے گی۔

فرض کریں اگر کسی مہینے بالکل منافع نہیں ہوتا تا ڈپازٹر کو بالکل ادائیگی نہیں کریں گے اور Cost of Fund زیرو ہو جائیگی۔

جہاں تک Spread کا تعلق ہے یہ ہمیشہ موجود رہے گا،چونکہ بینک ہمیشہ منافع میں سے ایک خاص تناسب سے منافع رکھ لیتا ہے تو ظاہر ہے جو منافع کمایا ہے اس میں بینک کے پاس ایک حصہ ضرور ہوگا۔

۶) اسٹیٹ بینک کے ڈپازٹ پر ریٹرن کتنا ہوتا ہے؟

- اسٹیٹ بینک کے ساتھ جو رقم رکھوائی جاتی ہے وہ ان کے کرنٹ اکائونٹ میں جمع ہوتی ہے اس پر بینک کو کوئی ریٹرن نہیں ملتا۔

اسی وجہ سے اسلامی بینکوں کے لئے SLR اور CRR بھی کم رکھا گیا ہے۔

۷) Foriegn Exchange کے Nostro اکائونٹ میں تو سود لازماً آتا ہے اس کو کیسے کنٹرول کرسکتے ہیں؟

- ایسا نظام بنایا گیا ہے کہ کسی بھی صورت میں Nostro اکائونٹ پر سود نہ دینا پڑے اس میں ہمیشہ کچھ نہ کچھ رقم زیادہ رکھی جاتی ہے اوراگر کبھی اس پر سود مل جائے تو وہ صدقہ کردیا جاتا ہے۔

۸) H.O ریٹرن میں بھی تو سود ہوتا ہے اس کے لئے اسلامی بینکاری میں کیا متبادل ہے ؟

- H.O ریٹرن بظاہر ایسا ہی لگتا ہے کہ ایک برانچ سے سود لیا جارہا ہے اور دوسری برانچ کو دیا جارہا ہے لیکن در حقیقت یہ نظام صرف یہ کام کرتا ہے کہ جس برانچ نے دوسری برانچوں سے ڈپازٹ لے کر نفع حاصل کیا ہے وہ منافع کا کچھ حصہ ان برانچوں کو ٹرانسفر کردے جن کے یہ ڈپازٹ ہیں-یہ منافع حقیقت میں کسی نفع یا نقصان کو ظاہر نہیں کرتا۔